

ہر قوم میں، ہر نسل کے زمانے میں، زندہ رسولوں کے، آتے رہنے کے ثبوت

Surah Al-Qasas Chapter 28: Verse 65

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ﴿٦٥﴾

جماعت احمدیہ [28:66]	احمد علی [28:65]	محمد جونا گڑھی [28:65]
اور (یاد رکھو) وہ دن جب وہ انہیں پکارے گا اور پوچھے گا کہ تم نے مرسلین کو کیا جواب دیا؟	اور جس دن انہیں پکارے گا پھر کہے گا تم نے پیغام پہنچانے والوں کو کیا جواب دیا تھا؟	اس دن انہیں بلا کر پوچھے گا کہ تم نے نبیوں کو کیا جواب دیا؟

میری پیاری قوم کے پیارے لوگو! دیکھیں: اللہ تعالیٰ نے کیسی حکمت کے ساتھ اس مختصر آیت میں رسولوں کے ہر قوم میں اور ہر زمانے میں ہمیشہ ہمیشہ (تاروز قیامت) آتے رہنے کی صداقت کو کیسے مدلل طریقے سے بیان فرمایا ہے چونکہ اُس دن ہر ایک انسان کو پکارا جائے گا (ہر قوم کے، ہر زمانے کے، ہر انسان کو) لہذا ہر ایک قوم سے یہ پوچھا جائے گا کہ جب میرے رسول تمہارے پاس پہنچے تھے تو تم لوگوں نے ان رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟ یہ نہیں پوچھا کہ ان رسولوں نے کیا پیغام دیا تھا؟ بلکہ ایسی بات پوچھی ہے جو صرف زندہ رسول کی موجودگی میں ہی ممکن ہے۔ رسول کی وفات کے بعد ممکن ہی نہیں ہے۔ مثلاً: اے لوگو! تم نے میرے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟ چونکہ کسی رسول کو جواب دینا صرف تب ہی ممکن ہے۔ اگر وہ رسول جسمِ عنصری کے ساتھ زندہ موجود ہوں! لہذا اللہ تعالیٰ نے یومِ محشر میں ہونے والا یہ سوال بیان کر کے درحقیقت یہ بات بیان فرمائی ہے کہ ہر ایک نسل انسانی کے زمانے میں اللہ کے بھیجے ہوئے بندے (رسول) ہر ایک ملک و قوم میں پہنچتے رہے ہیں، اور قیامت کے دن تک پہنچتے رہیں گے۔

میرے ہم وطنو! اس آیت (28:65) کے مطابق اللہ تعالیٰ جنکو بلائیں گے ان سے یہ پوچھیں گے کہ (مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ) تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟ - **یَوْمَ يُنَادِيهِمْ** ہی یومِ حشر یا روزِ محشر ہے۔ چونکہ میدانِ حشر میں سب نے جانا ہے اور سب انسانوں سے یہ سوال بھی پوچھا جانا ہے۔ لہذا اس آیت (28:65) کے مطابق ہر ایک زمانے کے انسانوں سے پوچھا جائے گا کہ تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟ - لیکن یہ سوال صرف ان ہی لوگوں سے پوچھا جاسکتا ہے جن کے پاس ان کی دنیاوی زندگی کے دوران اللہ تعالیٰ کے رسول پہنچے ہوں۔ لہذا (ہر نسل، ہر قوم، ہر ملک میں) ہر ایک انسان کی زندگی کے دوران اللہ تعالیٰ کے رسول ہر ایک انسان کی قوم (بستی) میں پہنچے ہونے چاہئیں۔ اس آیت میں یقیناً یہی اعلان ہے سوچیں!

اور اگر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کے بعد سے لیکر، یوم قیامت تک - کسی بھی قوم یا ملک میں - کوئی رسول بھیجا ہی نہیں۔ تو پھر - محمد ﷺ کے بعد پیدا ہونے والے انسانوں سے - (مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ) پوچھنا۔ اللہ تعالیٰ کے عدل اور وقار کے خلاف ہے۔ کیونکہ - اُس زمانے کے تمام انسان - یہ کہہ سکتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ جی! ہمارے پاس تو کوئی رسول پہنچا ہی نہیں - ہم کیسے جواب دیتے - لیکن - قرآن مجید میں یہ آیت لکھی جا چکی ہے - لہذا - یقینی بات ہے کہ - جن کو اُس دن بلایا جائے گا - اُن سے (مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ) بھی ضرور پوچھا جائے گا۔

اس آیت (28:56) کے باوقار اور سچا ہونے کی صرف یہی صورت ہو سکتی ہے کہ - نزول قرآن کے بعد - پیدا ہونے والے انسانوں سے بھی - میدانِ حشر میں - یہ سوال (مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ) پوچھا جائے - لیکن یہ سوال صرف تب ہی پوچھا جاسکتا ہے - اگر اُن انسانوں کی دنیاوی زندگی کے دوران، اللہ تعالیٰ کے رسول اُن کی قوم (بستی، ملک، شہر) میں پہنچے ہوں - ورنہ اس آیت (28:56) کا سچا ہونا ممکن نہیں ہوگا۔

یومِ حشر سے متعلقہ ایک اور آیت

Surah Al-A'raaf Chapter 7: Verse 6

فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ ﴿٦﴾

محمد حسین نجفی [7:6]	احمد علی [7:6]	Jama'at Ahmadiyya
بے شک ہم ان لوگوں سے بھی باز پرس کریں گے۔ جن کی طرف رسول بھیجے گئے تھے۔ اور خود رسولوں سے بھی پوچھ گچھ کریں گے۔	پھر ہم ان لوگوں سے ضرور سوال کریں گے جن کے پاس پیغمبر بھیجے گئے تھے اور ان پیغمبروں سے ضرور پوچھیں گے۔	[7:7] پس ہم ضرور اُن سے پوچھیں گے جن کی طرف پیغمبر بھیجے گئے تھے اور ہم ضرور پیغمبروں سے بھی پوچھیں گے۔

اس آیت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے - جن لوگوں کی طرف اپنے کسی بھی رسول کو بھیجا - اُن سب سے پوچھا جائے گا - (کہ جب میرے بھیجے ہوئے یہ رسول تمہارے پاس آئے تھے - تو تم لوگوں نے ان کو کیا جواب دیا تھا؟)۔ مگر اہم بات یہ ہے کہ اُن رسولوں سے بھی پوچھا جائے گا۔

اس آیت کے سیاق و سباق اور قرآن مجید کی دیگر آیات پر تدبر کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ : ہر ایک رسول کو جن لوگوں کی طرف بھیجا گیا تھا۔ وہ رسول۔ میدانِ حشر میں۔ اُن ہی لوگوں کے سامنے۔ گواہی (شہادت) دیں گے۔ کہ ہر اُس رسول نے اُن لوگوں کو۔ کس طرح۔ کس کس کو۔ اور کیا پیغام الہی پہنچایا تھا ؟..... نیز یہ کہ پھر اُن لوگوں نے۔ اُس رسول کو کیا جواب دیا تھا؟

اس آیت کے متعلق سوچنے کی باتیں : اللہ تعالیٰ کے وقار، انصاف اور پاکیزگی کو مدِ نظر رکھ کر سوچیں ! کیا یہ ممکن ہے؟

- (1)۔ کہ اللہ تعالیٰ، حضرت محمد ﷺ سے اُن انسانوں کے متعلق بھی شہادت (گواہی) طلب کریں گے۔ جو انسان۔ حضرت محمد ﷺ کی وفات کے بعد پیدا ہوئے تھے؟ خصوصاً وہ انسان، جو محمد ﷺ کی وفات کے کئی سو سال بعد۔ چین، جاپان، روس، برازیل وغیرہ میں پیدا ہوئے۔ اُن کے متعلق بھی محمد ﷺ سے پوچھنا۔ اللہ تعالیٰ کے عدل اور شان کے مطابق۔ ہر گز نہیں ہو سکتا۔ لازمی بات ہے کہ جس بھی رسول سے سوال پوچھا جائے گا، تو صرف اُن ہی لوگوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ جو لوگ اُس رسول کی زندگی کے دوران، ایک محدود علاقے میں زندہ موجود ہوتے تھے۔
- (2)۔ کہ اللہ تعالیٰ خود ہی، انصاف اور گواہی کے اصولوں کی خلاف ورزی کریں۔ کئی ارب انسانوں اور جنوں کے ہجوم میں (یا سامنے) ایک عام قد کا انسان کھڑا کر کے پوچھیں کہ کیا۔ یہ شخص تمہارے پاس آیا تھا یا نہیں؟۔ کئی ارب انسانوں کے اجتماع میں۔ وہ رسول (گواہ)۔ نظر آنا بھی مشکل ہو گا۔ اور پھر اُس رسول کی گواہی کو سن سکتا بھی مشکل ہو گا۔ کیا ہمارے عالی وقار اللہ تعالیٰ۔ اس طرح کی شہادت (گواہی) پیش کریں گے؟۔

اگر یہ فرض کیا جائے کہ: حضرت محمد ﷺ ہی تمام دُنیا کے سب ہی انسانوں کیلئے (آخری) رسول بنا کر بھیجے گئے تھے۔ اور آپ ﷺ کے بعد پوری دُنیا کے کسی ملک، قوم اور مذہب میں۔ اور کوئی رسول مبعوث نہیں کئے گئے۔ تو پھر۔ اس آیت کے مطابق۔ اللہ تعالیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ سے ہی پوچھیں گے کہ: اے رسول (محمد ﷺ) کیا آپ نے۔ ساری دُنیا کی تمام قوموں میں اور تمام زمانوں میں۔ پیدا ہونے والے سب انسانوں کو میرا پیغام۔ ان سب کی اپنی اپنی زبانوں میں۔ اچھی طرح سے بیان کر دیا تھا؟۔ لیکن۔ اللہ تعالیٰ، اس طرح کے ناحق اور غیر معقول سوال پوچھنے سے پاک ہیں۔ چنانچہ: اللہ تعالیٰ، محمد ﷺ سے صرف اُن ہی لوگوں کے متعلق سوالات پوچھیں گے۔ جو لوگ۔ آپ ﷺ کی زندگی میں زندہ موجود تھے۔ آپ کی زبان (عربی) کو سمجھنے اور بولنے والے بھی تھے۔ اور آپ کی قوت پہنچ میں بھی تھے۔ لیکن اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ: کئی ارب انسان، جو حضرت محمد ﷺ کی وفات کے بعد۔ دُنیا میں پیدا ہوتے رہے ہیں۔ اُن انسانوں کے بارے میں۔ اللہ تعالیٰ کس رسول سے گواہی کیلئے سوالات پوچھیں گے؟ اگر محمد ﷺ سے پوچھیں، تو اللہ تعالیٰ کے عدل اور عظمت کی توہین ہو گی۔ اور اگر محمد ﷺ سے نہیں پوچھیں گے۔ تو پھر یہ آیت غلط (جھوٹ) ہو جائے گی۔ لہذا۔ اگر محمد ﷺ کے بعد سے لیکر آج تک۔ اور کوئی رسول نہیں آئے تو پھر۔ اس آیت کا سچا ہونا ممکن نہیں ہے۔ اس آیت کے مطابق تو۔ اب۔ ہر صدی میں کئی ہزار نئے رسول مبعوث ہونے چاہئیں۔

یومِ حشر سے متعلقہ - ایک اور آیت

Al-Ana'am Chapter 6: Verse 130

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمُ آيَاتِي وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا شَهِدْنَا عَلَى أَنْفُسِنَا وَغَرَّبْنَاهُمْ حَيَاةَ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَاذِبِينَ ﴿١٣٠﴾

محمد حسین نجفی [6:130]	جالدہری [6:130]	طاہر القادری [6:130]
اے گروہ جن وانس! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں میری آیتیں بیان کرتے تھے اور تمہاری اس دن کی پیشی سے تمہیں ڈراتے تھے؟ (تو) وہ کہیں گے: ہم اپنی جانوں کے خلاف گواہی دیتے ہیں، اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا اور وہ اپنی جانوں کے خلاف اس (بات) کی گواہی دیں گے کہ وہ (دنیا میں) کافر (یعنی حق کے انکاری) تھے۔	اے جنوں اور انسانوں کی جماعت کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر نہیں آتے رہے جو میری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے اور اس دن کے سامنے آمو جو دہونے سے ڈراتے تھے وہ کہیں گے کہ (پرو دگار) ہمیں اپنے گناہوں کا اقرار ہے۔ ان لوگوں کو دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا اور (اب) خود اپنے اوپر گواہی دی کہ کفر کرتے تھے۔	اے گروہ جن وانس! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تم پر میری آیتیں بیان کرتے تھے اور تمہاری اس دن کی پیشی سے تمہیں ڈراتے تھے؟ (تو) وہ کہیں گے: ہم اپنی جانوں کے خلاف گواہی دیتے ہیں، اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا اور وہ اپنی جانوں کے خلاف اس (بات) کی گواہی دیں گے کہ وہ (دنیا میں) کافر (یعنی حق کے انکاری) تھے۔

نوٹ: یہ بیان - میدانِ حشر میں - اللہ تعالیٰ کے سامنے موجود - اُن گنت گروہوں (قوموں - قوموں) کے ساتھ ہونے والے واقعے کے بارے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا سوال - ہر ایک گروہ سے خصوصاً یہ ہے کہ کیا تمہارے پاس رسول پہنچے تھے؟ یا نہیں پہنچے تھے؟ لیکن غلط ترجموں کی وجہ سے - جواب سے ایسے ظاہر ہو رہا ہے - جیسے کہ رسولوں کے پہنچنے کا کوئی جواب نہیں دیا گیا - حالانکہ: اُن لوگوں (جن وانس) نے - جو شہادت دی ہے - اُس شہادت میں اُن رسولوں کا انکار (کفر) کرنے کی وجہ سے ہی - وہ لوگ اپنے - کَاذِبِينَ - ہونے کی گواہی دیں گے -

میدانِ حشر کا تصور اپنے ذہنوں میں لا کر سوچیں - ہر ایک گروہ (گروپ) کے سامنے یا ساتھ ہی - اُن کا رسول بھی وہاں موجود ہے - اِس آیت کے مطابق: اللہ تعالیٰ تمام ہجوم یا معشر (اُن گنت گروہوں) سے یہ پوچھیں گے - کہ کیا یہ رسول تمہارے پاس نہیں پہنچے تھے؟ اب: چونکہ حاضرین دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے - اُن ہی اشخاص یا شخص کو - رسول کے طور پر پیش کیا ہے - جو شخص کہ ہماری دنیاوی زندگیوں کے دوران - واقعی ہمارے پاس پہنچے تھے - ہمیں ملتے بھی رہے تھے - اور ہم نے اِس شخص کو رسول ماننے سے انکار کر دیا تھا - یہ وجہ ہے کہ - میدانِ حشر میں - اُن سب لوگوں کو گواہی دینی پڑے گی کہ انہوں نے رسولوں کا انکار (کفر) کیا تھا - کیونکہ اب دیکھ لیا ہے وہ شخص تو - واقعی اللہ کے رسول تھے -

اَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ ؟

میری قوم کے دانشمند لوگو! مناسب احترام کے ساتھ اپنے اللہ تعالیٰ کے پاک کلام پر غور کریں۔ سوچیں! کہ ہم سب نے میدانِ حشر میں حاضر ہونا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بھی بتلادیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم (سب انسانوں) سے کیا سوال پوچھیں گے۔ اور نہایت اعلیٰ حکمت کے ساتھ۔ یہ بھی بتلادیا ہے کہ اُس دن خاص طور سے۔ اُن رسولوں کے متعلق پوچھوں گا۔ جو رسول کہ تمہاری زندگیوں کے دوران۔ تمہارے اپنے ہی لوگوں میں سے بھیجے ہو گئے۔ اَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ کے الفاظ پر توجہ کریں۔ شیطان پوری کوشش کرے گا کہ کسی طرح۔ آپ کی توجہ، اِس رُسُلٌ مِّنْكُمْ سے پرے ہٹا دے۔ اگر آپ اپنے اللہ تعالیٰ کی بات سے پرے ہٹنے سے انکار کر دیں گے، تو شیطان آپ کو ہرگز مجبور نہیں کر سکتا۔ اِس آیت میں صرف اُن رسولوں کے متعلق سوال ہو رہا ہے جو مِّنْكُمْ بھی ہوں۔ یعنی۔ آپ کے اپنے ہی لوگوں میں سے، آپ کے اپنے ملک و قوم سے ہوں۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ یقیناً اللہ کے رسول ہیں، جس طرح۔ حضرت نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ بھی اللہ کے رسول ہیں۔ مگر ان میں سے کوئی بھی رسول۔ ہمارے زمانے کے کے انسانوں کے پاس نہیں پہنچے۔ چنانچہ۔ یَأْتِكُمْ والی بات۔ ان میں سے کسی پر بھی صادق نہیں آتی۔ نیز۔ صادق اور عادل اللہ تعالیٰ جب۔ دُنیا کی کسی قوم (مثلاً۔ پاکستانی، چینی، جاپانی...) کے لوگوں سے رُسُلٌ مِّنْكُمْ کے متعلق پوچھیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کا سوال، محمد ﷺ کے متعلق نہیں ہو گا۔ بلاشبہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ مگر۔ اِس آیت کے بیان کے مطابق۔ روزِ محشر میں جس رسول کا پوچھا جائے گا۔ اُس رسول کیلئے۔ اُس گروہ (قوم، گروپ) کا۔ مِّنْكُمْ۔ ہونا بھی ضروری ہے۔ چونکہ کوئی بھی ایک رسول ایسا نہیں ہو سکتا۔ جسے عدل اور سچائی کے ساتھ۔ دُنیا کی کئی قوموں کا مِّنْكُمْ کہا جاسکے۔ لہذا۔ یقینی بات ہے کہ ہر ایک قوم سے علیحدہ علیحدہ رسول کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اور ہر ایک گروہ (قوم کی ہر نسل) سے اُس رسول کا پوچھا جائے گا، جو اُس نسل کے زمانے میں زندہ بھی تھے۔ ورنہ اُس رسول کیلئے یَأْتِكُمْ نہیں کہا جاسکتا۔

اِس پُر حکمت آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دُنیا بھر کی تمام قوموں میں، ہر ایک زمانے میں، اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے۔ رسول۔ ہمیشہ موجود ہوتے ہیں۔ چاہے اُن کا کوئی بھی مذہب ہو۔ کیونکہ میدانِ حشر میں تو سب نے حاضر ہونا ہے۔ تاکہ۔ یومِ حشر میں۔ کوئی بھی گروہ (کسی قوم، مذہب، ملک یا زمانے کے انسان)۔... یہ نہ کہہ سکیں... کہ: ہمارے پاس تو کوئی رسول نہیں آیا تھا۔

سورة النساء - آیت 165-..... بھی ملاحظہ فرمائیں۔

رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿۱۶۵﴾
یعنی۔ اللہ تعالیٰ مسلسل مبشر اور نذیر (رسول) بھیجتے رہے ہیں۔ تاکہ۔ پہلے رسولوں کے بعد آنے والے انسان۔ اللہ تعالیٰ کو یہ حجت پیش نہ کر سکیں کہ اُن کے پاس تو کوئی بشیر یا نذیر (رسول) نہیں پہنچا تھا۔

میرے پیارے قومی بھائیو اور بہنوں! ہم نے یومِ حشر میں ہونے والے واقعات اور سوالوں کے متعلق قرآن مجید کی تین آیات میں غور و خوض کر کے یہ دیکھ لیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک گروپ (گروہ) سے پوچھنا بھی ضرور ہے۔ کیونکہ وعدہ کر چکے ہیں کہ جن کی طرف بھی رسولوں کو بھیجا ہے۔ اُن سے ضرور پوچھوں گا۔ اگرچہ میری پیاری قوم کے اکثر علماء سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو ہی سب انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ لیکن یہ بات بہر حال مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں کی طرف کوئی نہ کوئی رسول۔ تو ضرور بھیجے ہیں۔ چنانچہ: فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ ﴿٦﴾ [الاعراف- آیت 6] کے مطابق جن لوگوں کی طرف کسی بھی رسول کو بھیجا گیا ہے۔ یعنی: (الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ) اُن سب سے پوچھا جائے گا۔ چاہے وہ انسان۔ محمد ﷺ کی وفات کے بعد پیدا ہوئے

ہوں۔ مگر اسی آیت میں وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ بھی فرمایا ہے۔ لہذا سوال پیدا ہو گیا کہ: وہ کئی ارب انسان جو۔ محمد ﷺ کی وفات سے کئی صدیوں کے بعد۔ دُنیا کی مختلف قوموں، مختلف مذاہب، ممالک اور مختلف براعظموں میں پیدا ہوئے ہیں۔ اُن اربوں انسانوں کے متعلق، اللہ

تعالیٰ کن مرسلین سے سوال کریں گے؟ یہ تو الجھن والی صورت حال ہے کیونکہ! اگر اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کی وفات کے بعد پیدا ہونے والے لوگوں کے متعلق۔ محمد ﷺ سے پوچھیں گے۔ یا گواہی طلب کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ کے عدل اور وقار کی توہین ہوگی۔ کیونکہ حضرت محمد ﷺ سے اُن کی وفات کے بعد والے واقعات پر۔ گواہی (شہادت) طلب کرنا۔ عقل اور انصاف کے سخت خلاف ہے۔ مگر اس آیت میں تو اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ جن کی طرف رسول بھیجے، اُن سے بھی پوچھوں گا۔ اور جن رسولوں کو بھیجا۔ اُن سے بھی پوچھوں گا۔ لیکن اگر۔ حضرت محمد ﷺ کے بعد۔ پوری دُنیا میں کہیں بھی، کوئی بھی رسول بھیجا ہی نہیں۔ اور محمد ﷺ سے پوچھنا بھی عقلاً ناممکن ہے۔ تو پھر۔ ان کئی ارب انسانوں کے متعلق۔ اللہ تعالیٰ، کس رسول سے پوچھیں گے؟ کیا یہ ممکن ہے....؟... کہ اُن کئی ارب انسانوں کو۔ میدانِ حشر میں بلایا ہی نہیں جائے گا؟.. سوچیں!

اگر اللہ تعالیٰ۔ کسی بھی رسول (مرسل) سے نہیں پوچھتے۔ تو پھر۔ یہ آیت [الاعراف- آیت 6] غلط (باطل، جھوٹ) ہو جائے گی۔..... اگر محمد ﷺ کے بعد والے انسانوں، کی طرف کوئی بھی رسول نہیں بھیجا۔ تو پھر اُن لوگوں سے میدانِ حشر میں۔ کیا پوچھا جائے گا؟..... اگر اُن کو میدانِ حشر میں بلایا۔ اور (مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ) نہ پوچھا۔ تو پھر [القصاص- آیت 65] غلط (باطل) ہو جائے گی..... اگر اُن اربوں انسانوں کی طرف۔ کسی بھی رسول کو بھیجا ہی نہیں۔ تو۔ اُن سے (مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ) کیسے پوچھا جاسکتا ہے؟.....

روزِ محشر (میدانِ حشر) کے متعلقہ، ان تینوں آیات سے۔ لازماً۔ یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ: اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندے (رسول)۔ دُنیا کے ہر مذہب، ہر قوم، ہر زمانے میں ہمیشہ آتے رہے ہیں۔ اور اب بھی آتے رہتے ہیں۔ سورۃ الانعام کی آیت (130) میں جو مِّنْكُمْ فرمایا ہے وہ بھی بالکل سچ ہے۔ گویا۔ ہر قوم میں جو رسول آتے ہیں وہ رسول بھی یقیناً۔ اُسی قوم اور اُسی مذہب سے ہوتے ہیں۔ یعنی۔ ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی اور دیگر مذاہب کو ماننے والوں میں بھی۔ اُن ہی لوگوں کی زبان بولنے والے۔ اُن ہی کی قوم اور مذہب سے تعلق رکھنے والے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول آتے رہتے ہیں۔

میری پیاری قوم کے باشعور لوگو! میرے بھائیو اور بہنوں! اللہ تعالیٰ کے پاک کلام میں کوئی غلطی نہیں ہے۔ شیطان مردود کے فریب میں پھنس کر۔ ہمارے بعض علماء نے قرآن مجید کی بعض اصطلاحوں کے۔ معانی، ترجمے اور حکمتوں کو سمجھنے میں۔ کئی بڑی غلطیاں کی ہیں۔ شیطان مردود نے ہمارے علماء کے دلوں میں نظریہ ختم نبوت۔ ایسے انداز میں داخل کر دیا ہے کہ۔ ہمارے بہت سارے علماء۔ اس نظریے کی حفاظت کو۔ ایک عظیم نیکی سمجھنے لگ گئے ہیں، حالانکہ، اس نظریے کو ماننے سے، قرآن مجید کی کئی آیات کی سخت توہین ہوتی ہے۔ کئی آیات کی سچائی ناممکن ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی۔ انصاف۔ اور سچائی۔ ناقابل یقین (مشکوٰۃ) ہو جاتی ہے۔ پھر بھی۔ شیطان کے فریب میں پھنسے ہوئے علماء۔ ختم نبوت کے جھوٹے عقیدے کو نہیں چھوڑتے۔ بلکہ۔ اُلٹا یہ کام (ظلم) کرتے ہیں۔ کہ۔ اللہ تعالیٰ کے پاک کلام کے ترجموں میں ایسی تحریف اور تبدیلیاں کر دیتے ہیں۔ جن تبدیلیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی پاک ذات پر... ظالم، احمق، جھوٹ بولنے والا، بھولنے والا، نا انصافی کرنے والا... اور اس قسم کے کئی فتیح الزامات... (نعوذ باللہ)... درست (جائز) دکھائی دینے لگتے ہیں۔

میدانِ حشر میں ہونے والے سوالات کے متعلق ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ان تینوں بیانات پر۔ حتیٰ الوسع۔ غور فرمائیں!

- 1۔ جن کی طرف پیغمبر بھیجے گئے تھے، ہم اُن سے بھی پوچھیں گے۔ اور ہم پیغمبروں سے بھی ضرور پوچھیں گے۔
- 2۔ اور (یاد رکھو) وہ دن۔ جب وہ انہیں پکارے گا۔ اور پوچھے گا۔ کہ تم نے مُرسَلین کو کیا جواب دیا تھا؟
- 3۔ اے گروہِ جن و انس! کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے (میرے) کچھ رسول نہیں آئے تھے؟

اگر۔ محمد ﷺ کے بعد سے لیکر۔ روزِ قیامت تک۔ کوئی بھی رسول نہیں بھیجے؟ تو پھر اُن سینکڑوں قوموں اور کئی ارب انسانوں کا سوچیں! جو محمد ﷺ کی وفات سے صدیوں بعد پیدا ہوئے۔ اُن انسانوں سے پوچھنا کہ: کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے (میرے) کچھ رسول نہیں آئے تھے؟۔ یا۔ یہ پوچھنا کہ تم نے مُرسَلین کو کیا جواب دیا تھا؟ اللہ تعالیٰ کے عدل اور وقار کی توہین ہے... اپنے اپنے دلوں میں سوچیں!

میرے پیارے بھائیو اور بہنوں! مندرجہ بالا آیاتِ الٰہی [(28:65)، (7:6)، (6:130)] پر تدبر کرنے سے۔ لازماً۔ مندرجہ ذیل حقائق ثابت ہوتے ہیں کہ: (1)۔ ہر ایک زمانے میں۔ بنی نوعِ انسان کی ہر ایک قوم میں۔ اللہ تعالیٰ، اپنے رسول بھیجتے رہتے ہیں۔ تاکہ۔ جب۔ میدانِ حشر میں اللہ تعالیٰ تمام انسانوں سے۔ پوچھیں کہ کیا تمہارے پاس میرے رسول نہیں پہنچے تھے؟ تو آگے سے۔ کوئی انسان یہ نہ کہہ سکیں کہ: ہمارے پاس تو کوئی رسول (بشیر یا نذیر) نہیں آئے تھے۔ مزید برآں۔ اللہ تعالیٰ آیت (28:65) میں فرما چکے ہیں کہ۔ بروزِ محشر۔ جن لوگوں کو بلائیں گے تو ضرور پوچھیں گے کہ تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟..... لہذا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک زمانے میں۔ ہر ایک ملک، قوم، اور مذہب کے لوگوں میں۔ تسلسل کے ساتھ (بغیر کوئی خالی وقفہ چھوڑے) اپنے رسول بھیجتے رہے ہیں۔ تاکہ کسی بھی زمانے کے انسان۔ اللہ تعالیٰ کے۔ سوالوں کے خلاف کوئی حجت (ٹھیک دلیل، مناسب جواز) پیش نہ کر سکیں۔ اسی بات کی وضاحت اور تائید۔ مندرجہ ذیل آیات سے بھی ہو رہی ہے۔.....

Surah Al-Maida Chapter 5: Verse 19

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَى فَتْوَىٰ مِنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ ۖ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٩﴾

اے اہل کتاب (پہلے مخاطب وہ انسان ہیں جو قرآن کریم کو۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب مانتے ہیں)۔ جب بھی تم، اس آیت کو پڑھو یا سُنو۔ تو یقین رکھنا کہ اُس زمانے میں بھی۔ تمہارے پاس ہمارا۔ رسول پہنچ چکا ہوتا ہے۔ **عَلَى فَتْوَىٰ مِنَ الرُّسُلِ**۔ رسولوں کے ٹائم ٹیبل کے عین مطابق۔ جس میں کوئی بھی خالی وقفہ نہیں ہوتا۔ یعنی جب ایک رسول کا وقت (پیریڈ) ختم ہونے لگتا ہے۔ تو ساتھ ہی دوسرے رسول کا وقت (پیریڈ) شروع ہو جاتا ہے۔ تاکہ۔ تم یا کوئی بھی انسان۔ یہ نہ کہو! کہ ہمارے پاس تو نہ ہی کوئی بشیر پہنچا ہے۔ اور نہ ہی کوئی نذیر پہنچا ہے۔ اس وجہ سے، ہم نے یہ انتظام کیا ہے کہ جب بھی تم یہ آیت سُنو یا پڑھو گے۔ ایک نہ ایک بشیر اور نذیر (رسول) تمہارے پاس ضرور پہنچا ہوا موجود ہو گا۔ اور یقین رکھنا۔ کہ اللہ ہر ایک چیز اور ہر ایک کام پر۔ پوری طرح سے قدرت رکھنے والا ہے۔

ضروری نوٹ۔۔۔ اکثر اردو ترجموں (خصوصاً تفسیروں) میں۔ ایسے ظاہر کیا گیا ہے کہ (نعوذ باللہ)۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ فرمایا ہے کہ: تاکہ کوئی لوگ یہ بات نہ کہہ سکیں۔ کہ ہمارے پاس تو کوئی رسول (بشیر یا نذیر) نہیں آئے (پہنچے)۔ لہذا۔ میں نے پہلے تو ۶۰۰ سال تک کوئی رسول نہیں بھیجا۔ اور اب ایک لمبے وقفے کے بعد ایک رسول (محمد ﷺ) کو بھیج دیا ہے۔ اور آئندہ، روزِ قیامت تک۔ کسی بھی رسول کو نہیں بھیجوں گا۔ کیونکہ مقصد یہ ہے کہ۔ (روزِ محشر میں) مجھے، کوئی یہ بات نہ کہہ سکے۔ کہ ہمارے پاس تو کوئی رسول نہیں پہنچے۔ ایسے سب ترجمے غلط ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کا مقصد **أَنْ تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ** ہے۔ تو پھر۔ لازمی ہے کہ رسولوں (بشیر، نذیر) کے آنے کے درمیان۔ ایک بھی نسل انسانی۔ جتنا وقفہ نہ ہو۔ اسی ضمن میں، قرآن مجید کی دو (2)۔ اور آیات بھی ملاحظہ فرمائیں۔

Surah Al-Nisaa Chapter 4: Verse 165

رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ ۖ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٦٥﴾

ہم (اللہ تعالیٰ)۔ مسلسل مبشر اور نذیر (رسول) بھیجتے رہتے ہیں۔ تاکہ (زندہ) رسولوں کی وفات کے بعد۔ کے زمانے میں۔ پیدا ہونے والے انسان۔ اللہ تعالیٰ کو یہ حجت پیش نہ کر سکیں کہ اُن کے پاس تو کوئی بشیر یا نذیر (رسول) نہیں پہنچا۔ اللہ۔ اس طرح سے غالب اور حکیم ہے۔

Surah Al-Mo' Minoon Chapter 23: Verse 44

ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَىٰ ۖ كُلَّ مَا جَاءَ أُمَّةً رَّسُولُهَا كَذَّبُوهُ ۖ فَاتَّبَعْنَا بَعْضَهُم بَعْضًا وَجَعَلْنَا هُمْ
أَحَادِيثَ ۖ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٣﴾

محمد حسین نجفی [23:44]

پھر ہم نے لگاتار اپنے رسول بھیجے

جب بھی کسی امت کے پاس اس کا رسول آیا۔
تو انہوں نے اسے جھٹلایا۔ تو ہم بھی ایک کے
بعد دوسرے کو ہلاک کرتے رہے۔ اور ہم نے
انہیں قصہ پارینہ (اور افسانہ) بنا دیا۔ پس تباہی
ہو اس قوم کیلئے جو ایمان نہیں لاتے۔

احمد علی [23:44]

پھر ہم اپنے رسول لگاتار بھیجتے رہے

جب کوئی رسول اپنی قوم کے پاس آیا۔ وہ اسے
جھٹلاتی ہی رہی پھر ہم بھی ایک کے بعد دوسری
کو ہلاک کرتے گئے اور ہم نے ان کو افسانے بنا
دیے پھر ان لوگوں پر پھنکارا ہے جو ایمان نہیں
لاتے۔

ابوالاعلیٰ مودودی [23:44]

پھر ہم نے پے درپے اپنے رسول بھیجے

جس قوم کے پاس بھی اس کا رسول آیا، اس نے
اُسے جھٹلایا، اور ہم ایک کے بعد ایک قوم کو
ہلاک کرتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ ان کو بس افسانہ
ہی بنا کر چھوڑا۔ پھنکارا ان لوگوں پر جو ایمان
نہیں لاتے!

لہذا۔ ہم نے لگاتار (پے درپے۔ بغیر وقفے کے) رسول بھیجے۔ لیکن یہ ہوتا رہا ہے کہ۔ جب بھی۔ جس بھی قوم کے پاس اُن کے
رسول آئے (پہنچے)۔ تو ہر اُس قوم نے اُن رسولوں کی تکذیب کی (جھٹلادیا)۔ یہ آیت الہی چونکہ آج بھی سچی ہے۔ لہذا۔ آج کے دن سے
پہلے کے عرصے کیلئے بھی۔ رسولوں کے لگاتار (پے درپے) بھیجے جانے کا اعلان کر رہی ہے۔ لیکن اکثر مفسرین نے۔ یہ خیال پیش کیا ہے کہ یہاں جو۔
رسولوں کے لگاتار بھیجنے کا بیان ہوا ہے۔ وہ فرمان (بیان) صرف کسی گذشتہ زمانوں کے متعلق ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ
کے بعد کے زمانے کیلئے۔ لاگو نہیں ہے۔ (نعوذ باللہ)۔ اُن تمام مفسرین کی یاد دہانی اور اصلاح۔ کیلئے اللہ تعالیٰ کی یہ آیت پیش کر رہا ہوں۔

Surah Bani-Israel Chapter 17: Verse 77

سُنَّةٌ مِّن قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا ۖ وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ﴿٧٧﴾

پہلے بھیجے جانے والے رسولوں کے لئے ہماری جو سنت (طریقہ کار) ہے۔ کوئی نہیں پائے گا (دیکھے گا) کہ ہماری
کوئی بھی سنت منسوخ (ختم) ہو جائے۔ ہماری ہر ایک سنت جاری و ساری رہے گی۔

میرے معزز بھائیو! اگر اس آیت کے مطابق۔ اللہ تعالیٰ پرانے زمانے میں۔ رسولوں کو لگاتار بھیجتے رہے ہیں۔ اور خصوصاً رسولوں کو بھیجنے کی اللہ
تعالیٰ کی ایک مخصوص سنت بھی ہے۔ تو کیسے ممکن ہے؟۔ کہ اب اللہ تعالیٰ رسولوں کو۔ لگاتار نہ بھیجیں؟۔ غور فرمائیں۔

میری پیاری قوم کے باشعور لوگو! میرے بھائیو اور بہنو! اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں۔ روزِ محشر میں ہونے والے سوال و جواب اور واقعات بیان کر کے۔ ہمیں یہ ہدایت اور علم بھی عطا کر دیا ہے کہ۔ ہر ایک نسل انسانی کے زمانے میں۔ ہر قوم میں، اُس کے اپنے لوگوں میں سے۔ پے درپے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول۔ آتے رہے ہیں اور آئندہ بھی مسلسل آتے رہیں گے۔ آپ میں سے ہر ایک نے ذاتی طور پر۔ اُس دن (روزِ محشر) وہاں پیش ہونا ہے۔ اور یہی سوالات۔ آپ سے بھی پوچھے جانے ہیں۔ توجہ سے دیکھیے! اللہ تعالیٰ نے ان ہی آیات میں۔ انسانوں کے جواب بھی بتلادے ہیں اور ہر ایک جواب دینے والے نے وہاں۔ یہ اقرار کیا ہے کہ۔ دُنیا کی زندگی میں۔ انہوں نے ان رسولوں کے رسول ہونے کا انکار (کُفر) کیا تھا۔ اے میرے پیارے بھائیو اور بہنو! اب وقت ہے۔ کہ آپ اپنے نظریات پر۔ اللہ تعالیٰ کی مندرجہ بالا آیات کی روشنی میں، خوب غور و خوض کر لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ میں سے ہر ایک کو ہدایت دینے کا وعدہ کر چکے ہیں۔ بشرطیکہ۔ آپ ہدایت کے طالب (سچے خواہش مند) ہوں۔ لیکن۔ عین جس طرح ہدایت کے طالبوں کو ہدایت بہم پہنچانے کا وعدہ ہے۔ بالکل اُتنا ہی پختہ وعدہ یہ بھی ہے۔ کہ جو کوئی۔ کسی بھی نظریے، مسئلے، یا معاملے میں۔ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی، ہدایت یا۔ دخل نہیں چاہتا۔ تو۔ اللہ تعالیٰ اُس کو۔ اپنی روشنی (ہدایت) سے اوٹ میں رہنے دیں گے۔ جیسے فرمایا ہے کہ:

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾

[سورۃ النحل۔ آیت (16:93)]۔ لہذا۔ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے سچے طلبگار ہو کر۔ اللہ تعالیٰ کی مندرجہ بالا آیات پر غور فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مندرجہ بالا تمام۔ مبارک آیات کی حکمتیں اور صحیح مفہوم سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین یا رب العالمین۔ آمین۔

مندرجہ بالا آیات سے۔ یہ عرفان بھی ملتے ہے۔ کہ:

میدانِ محشر میں۔ ہر ایک جن وانس سے۔ اُن رسولوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ جو رسول اُن لوگوں کے پاس پہنچے تھے۔ اور اُن لوگوں کی زندگی کے دنوں میں۔ زندہ بھی تھے۔ (مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ) کے سوال سے ہی۔ ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ زندہ رسول کی بات ہو رہی ہے۔

اَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ کے مقدس الفاظ میں ہمارے مالک نے۔ ہر قوم، ہر علاقے، ہر مذہب۔ کے لئے اُن کے اپنے لوگوں میں سے لگاتار، زندہ رسول بھیجتے رہنے کی بات بیان فرمائی ہے۔ سوچیں کہ۔ کون کون۔ کتنے اور کونسے لوگوں کیلئے مِّنكُمْ ہو سکتا ہے؟ تعصب، نادانی یا لاعلمی کی وجہ سے۔ ہمارے علماء۔ ایک وقت میں پوری دُنیا کیلئے صرف ایک رسول کا فلسفہ ایجاد کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ، آپ کے سامنے۔ ہر ایک قوم میں، اُن کے مِّنكُمْ بندوں کو رسول مبعوث کرتے رہنے کی بات بیان فرما رہے ہیں۔ سوچیں!... اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائیں..... آمین۔

آپ سب کیلئے دُعا گو۔ آپ کا قومی بھائی..... محمد اسلم چوہدری (صبغت اللہ)..... آج۔ مورخہ 2 دسمبر، سن 2013 ہے